اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کا تعارف:

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ لفظ اسلام قرآن مجید کی نو آیات میں دس مرتبہ آیا ہے۔ اسلام کا پرانا نام دین حنیف تھا۔ اسلام کا لفظی مطلب، امن و سکون، اطاعت کرنا، اپنے آپ کو سپرد کرنا ہے۔

اسلام کا اصطلاحی مطلب:

I اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا۔
II اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کرنا۔

سورۃ البقرہ: 2:256

"دین میں کوئی جبر نہیں۔"

سورۃ الکافرون: 109:6

"تمہارے لیئے تمہارا دین ہے اور میرے لیئے میرا دین ہے۔"

سورۃ الغاشیہ: 88:21

"پس آپ نصیحت کر دیا کریں کیوں کہ آپ نصیحت کرنے والے ہیں۔"

CamScanner

اسلام حدیث کی رو سے:

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔

I سب سے پہلے انسان اللہ اور اس کے رسولؐ کی گواہی دے۔

II ارکان اسلام پر عمل کرے۔

"ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز نماز ہے۔"

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمدؐ کے ذریعے غنی کر دیا ہے۔"

اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے

کلمہ

نماز

روزہ

زکوٰۃ

حج

ڈاکٹر حمید اللہؒ کے مطابق:

"اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو صرف اور صرف حضرت محمدؐ کے ذریعے ملا۔"

امام غزالیؒ کے مطابق:

دین اسلام دو چیزوں کا مجموعہ کا نام ہے ایک حقوق اللہ دوسرا حقوق العباد۔

مولانا صدر الدین اصلاحی کے مطابق:

اگر ہم نے دین اسلام کو سمجھنا ہے تو قرآن سے سمجھنا چاہیے۔ اسلام ہمارے عقائد اور عبادات کے مجموعہ کا نام ہے۔

CamScanner

اسلام کی نمایاں خصوصیات :

اسلام دین فطرت ہے جو تمام انسانوں اور جنوں کیلئے نازل کیا ہے۔ دین اسلام بلا تفریق سب کی ہدایت اور بھلائی کیلئے آیا ہے جس کی تعلیمات پر عمل کر کے رحمت الٰہی کا حصول ممکن ہے۔ اسلام کے متعدد محاسن اور بے شمار فوائد ہیں۔ یہ عقل و فکر کو مخاطب کرتا ہے اور اسے مزید جلا بخشتا ہے۔ اسلام کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1- اسلام اور اعتدال :

تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی ایسا مذہب جو نہ تو صرف روحانیت پر زور دیتا ہے اور نہ ہی صرف مادیت پر بلکہ وہ انسان کی روح اور مادہ دونوں ہی کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کا طریقہ بتاتا ہے۔

البقرۃ (201:2)

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی دے۔"

حدیث مبارکہ:

"آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم۔"

۲-۱ اسلام اور نجات

اسلام میں نجات کا دارومدار

محض کسی عقیدہ پر یا سب کی طرف سے کسی کے کفارے ہو جانے پر نہیں رکھا گیا۔ جیسا کہ یہودیوں کا خیال ہے اسرائیلی ہونا نجات کیلئے کافی ہے یا نصاریٰ کا خیال ہے مسیح ساری دنیا کیلئے کفارہ بن گئے۔ اسلام نے دنیا و آخرت کی فلاح اور جہنم سے نجات کیلئے حسب ذیل امور کو ہر فرد کیلئے لازم ٹھہرایا ہے:

i) صحیح ایمان صحیح عرفان خداوندی کے ذریعے سے نفس کو پاک کرنا۔

ii) اخلاق درست کرنا

iii) نیک عمل کرنا

(البقرہ ۲: ۲۶۳)

"نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذاء رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بردبار اور بے نیاز ہے۔"

حدیث:

"آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ انصار کی مغفرت فرما انصار کے بیٹے اور بیٹوں کی مغفرت فرما۔"

اسلام اور اتحاد:

اسلام نے اپنے اصول
وفروغ میں اس کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ
انسانوں کے درمیان ہمدردی پیدا ہو، اس نے
ہر ایسے عمل سے روکا ہے جس سے دوسرے فرقوں
کی دل آزاری ہوتی ہو یا آپس میں فتنہ
وفساد کا دروازہ کھلتا ہو۔ اسلام نے تو اپنی
تعلیمات کے ذریعے اتحاد پیدا کرنا چاہا ہے۔
کیوں کہ اسلام تمام انبیاء اور تمام
آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا
ہے اس سے بہتر اتحاد انسانی کا اور کیا
طریقہ ہو سکتا ہے۔

(سورہ الانعام ۶: 159)

"بے شک جن لوگوں نے اپنے دین
کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا
ان سے کوئی تعلق نہیں۔"

* حدیث: "جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ آئے
تو رسولﷺ نے ان کا بھائی سعد بن ربیع سے کرار دیا۔"

اسلام اور آسانی ۰

اسلام کی ایک بہت بڑی خصوصیات یہ ہے کہ اس کے احکام میں بے حد سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔ کسی بھی حکم میں انسان کو مجبور نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی اس پر بہت زیادہ مشقت ڈالی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں جگہ جگہ ارشاد ہوا

(البقرہ ۲:۲۸۶)

"اللہ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی قوت کے مطابق۔"

البقرہ (۲:۲۲۵)

"خدا چاہتا تو تم کو سختی میں ڈال دیتا"

البقرہ (۲:۱۸۵)

"خدا تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، سختی نہیں چاہتا۔"

المائدہ (۵:۶)

"خدا نہیں چاہتا کہ تم پر سختی ڈالے۔"

۵۔

اسلام اور غلو سے ممانعت:

اسلام نے اپنے احکام کی حدیں مقرر کی ہیں اور ان کو اتنا روشن کر دیا ہے کہ ان میں کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ حد بندی کے بعد اس نے متعدد مقامات پر یہ حکم دیا کہ مقررہ حد سے ہرگز تجاوز اور زیادتی نہ کرو۔ عقائد و اعمال میں، معاملات، کھانے پینے کی چیزوں میں اور زیب و زینت وغیرہ میں اس نے نہایت سختی سے غلو کی ممانعت فرمائی ہے۔

الاعراف (۳۱-۳۴)

"کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو بے شک اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔"

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔"

حضرت محمدؐ نے اکثر غلو سے منع کیا ہے۔ کہیں عبادات میں غلو سے روکا ہے کہیں رہبانیت سے منع کیا ہے کہیں عمدہ اور حلال چیزوں کے اپنے اوپر حرام کر لینے پر خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۶-

اسلام اور سہولت تعلیم:

جس طرح فطری
چیزوں کا سمجھنا آسان اور سہل ہوتا ہے اس طرح
اسلام کی اصولی تعلیم کا سمجھنا بے حد آسان ہے۔
اس کے سمجھنے کیلئے کسی دماغی محنت و کاوش
کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک دفعہ ایک بدو
آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اسے ایک ہی
نشست میں حلال و حرام اور فرائض و واجبات کی
تعلیم دے دی۔ وہ بیٹھا بیٹھا سب کچھ سمجھ گیا اور
کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔
آنحضورؐ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:

"یہ شخص فلاح
پا گیا، بشرطیکہ اس نے سچ کہا ہو۔"

اسلام کی یہی آسانی
تھی

۷۔

اسلام اور عزیمت و رخصت:

اسلام میں

احکام پر عمل دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک قوت و مضبوطی کے ساتھ اور دوسرے نرمی اور آسانی کے ساتھ ان دونوں میں حضرت ابن عباسؓ رخصت کو ترجیح دیتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر عزیمت کو اور اصل یہ کہ عمل کے دو درجے انسانوں کے درجات کے موافق مقرر ہیں۔

الفاطر (۳۲:۳۵)

"پھر کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا تھا۔ اور درمیانی طبقہ پر ہیں اور بعض خدا کے حکم سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔"

۸- اسلام اور قطعی و غیر قطعی احکام

چونکہ انسانوں کی عقل و فہم اور ہمت و کوشش کے مختلف درجے ہیں۔ اس لئے کتاب اللہ اور سنت رسول ؐ میں آثار و حدیث کے مختلف درجے ہیں۔ جب شراب اور جوئے کے بارے میں سورہ البقرہ کی آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے اس سے توبہ کر لی اور بعض نے نہیں کی۔ آنحضورؐ نے دونوں کے عمل کو برقرار رکھا اور یہاں تک کہ سورۃ المائدہ کی آیتیں نازل ہوئیں جن میں شراب نوشی اور قمار بازی کو قطعی حرام قرار دے دیا گیا۔

اسلام اور ظاہر و باطن:

اسلام نے یہ اصول مقرر کر دیا ہے کہ انسانی معاملہ کا تعلق ظاہر سے ہے اور باطن کا معاملہ خدا ہی کے سپرد ہے۔ لہذا کسی حاکم، کسی رئیس اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کے عقیدہ یا دل کے خیالات کا محاسبہ کرے اور سزا دے۔ حاکم سزا اس وقت دے سکتا ہے جب تک کوئی شخص کسی عمل کا مرتکب ہو جو خلاف قانون ہو یا جس سے عام لوگوں کے حقوق و مفاد کو نقصان پہنچے۔

اسلام اور عبادات:

اسلام نے تمام عبادتوں کا دارومدار اس پر رکھا ہے کہ ظاہر میں حضرت محمد ﷺ کی اتباع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور باطن میں اخلاص اور نیک نیتی کو پیش نظر رکھا جائے۔

اسلام کے نزدیک عبادت کو قبولیت کے لیے کسی پیشوائی اور وسیلے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کے یہاں خدا کی بارگاہ میں کسی انسان کی توبہ اس وقت پہنچ سکتی ہے جب وہ پادری کے ذریعے سے توبہ کرے۔

بس دل میں خلوص اور توجہ الی اللہ اور نیاز مندی ہو اور ظاہری عمل رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ یہ دونوں باتیں ہیں تو خدا کے ہاں ہر انسان کیلئے قبولیت کا دروازہ کھلا ہے

اسلام کا تصور وحدانیت:

دین اسلام

پورے کا پورا عقیدہ توحید پر ہے۔ ہماری
تمام عبادات اللہ کیلئے ہیں۔ جس طرح اللہ
تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

(سورۃ الاخلاص ١١٢ : ١)

"کہہ دو بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے"

(سورۃ الاخلاص ١١٢ : ٢)

"نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی
کی اولاد ہے۔"

حدیث:

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا توحید اسلام کا
پہلا سبق ہے"۔ اسلام ایک عظیم و شان
قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعہ میں داخل
ہونے کا دروازہ توحید کا ہے۔

عقیدہ رسالت:

اسلام میں داخل ہونے کیلئے
کسی شخص کو توحید کا ماننا اور اس کے ساتھ
ساتھ حضرت محمد کو آخری نبی ماننے گا۔

" محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ
نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔"

قرآن:

"ہر قوم کیلئے ایک نبی آیا۔"

اس دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر آئے ہیں۔ سب نے اللہ تعالیٰ کے دین کی
کی تبلیغ خالق کائنات کے دیئے گئے طریقوں
پر عمل پیرا کروانے کیلئے مختلف ادوار میں
مختلف پیغمبر آتے رہے۔ ان انبیاء کی قومیں
ان پہ اور اللہ پہ ایمان لائے مگر (خاتم النبین)
خاتم النبیین کے آنے پر ان پر اور اللہ پر
ایمان لانا تھا مگر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی بھی
تسلیم کرنا ضروری ہے۔

Q. عصرِ حاضر میں مسلم امہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل:

اکیسویں صدی کے آغاز میں امتِ مسلمہ مختلف النوع مسائل کا شکار ہے۔ موجودہ زمانے میں درپیش ہے وہ ہے دینِ اسلام کی (قرآن وحدیث سنت کی روشنی میں) ایسی تشریح جو نہ صرف قابلِ عمل ہو بلکہ عصرِ حاضر کے تمام تقاضوں سے ہم آہنگ بھی ہو۔ متصادم نہ ہو جو مسلمانوں کو پیچھے کی طرف دھکیلنے کی بجائے دنیوی، عقلی، اور روحانی اور اخلاقیات کے میدان میں آگے کی طرف لے کر جائیں۔

حدیث:

"زمانے کو برا مت کہو، زمانہ خود خدا ہے"

ایک وقت تھا جب نامور سائنسدان مسلمان تھے۔ مسلمانوں میں خواندگی کی شرح زیادہ تھی۔ ان کے پاس دنیا کی سب سے بڑی لائبریری اور یونیورسٹیاں تھیں۔ وہ معاشی طور پر امیر تھے اور بہت زیادہ معاشی اور کاروباری سرگرمیوں میں ملوث تھے تاہم اب لگتا ہے کہ وہ ایجادات، تحریر، تحقیق، تجارت اور تعلیم حاصل کرنے کی اپنی روایات سے ہٹ چکے ہیں۔ آج وہ نہ صرف پیچھے ہو چکے ہیں بلکہ تعلیم اور تحقیق عیب بھی سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں میں تفرقہ:

امت مسلمہ کو درپیش فوری اور سب سے سنگین مسئلہ ان کے درمیان اختلاف ہے۔ جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور سب

القرآن (آل عمران ۳:۱۰۳)

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

حدیث:

آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

مسلم ممالک اپنا اثر و رسوخ پیدا کرنے کیلئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں جیسا کہ سعودی عرب اور ایران۔ اندرونی طور پر مسلمان فرقوں کی بنیاد پر بٹے ہوئے ہیں۔ اس بدقسمتی سے اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر امریکی فوجی مداخلتوں کی وجہ سے زیادہ مسلمان شہید ہوئے۔

مسلم ممالک متحدہ ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیں تو ان مسائل کو کافی حد تک حل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مسلم ممالک کی تنظیم "تنظیم برائے اسلامی کانفرنس (OIC)" جس کے ممبر رکن ممالک 57 ہیں جو کہ مسلم اکثریت آبادی والے ملک ممالک ہیں۔ مسلم ممالک جیسا کہ ایران اور سعودی عرب تیل گیس سے مالا مال ہیں۔ ترکیہ اور ملائیشیا ٹیکنالوجی میں آگے ہیں پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار اور فوج ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مسلم ممالک بہت ساری خصوصیات کے حامل ہیں۔ دنیا کی تجارت کے اہم گیٹ جیسے آبنائے جبرالٹر، ملاکہ، سویز نہر ان میں شامل ہیں۔ دنیا میں تقریباً 8 بلین آبادی میں سے 2 بلین ہیں۔ جو کہ دنیا کا تقریباً 25٪ فیصد بنتا ہے۔ عربی زبان جو کہ تقریباً ۲۵ ممالک کی قومی زبان ہے۔ یہ تمام تر خصوصیات ایک ہی صف میں شامل کر لی جائیں تو مسلم ممالک دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

4۔ انتہا پسندی اور دہشتگردی میں تیزی سے اضافہ

کچھ مسلمانوں میں شدت پسندی اور دہشت گردی کا تیزی سے بڑھنا مسلم امہ کیلئے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کیا اس کی وجہ کمزور تعلیمی نظام ہے۔ اسامہ بن لادن، جس نے القاعدہ بنائی کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ سے جس نے معاشیات اور بزنس ایڈمنسٹریشن کی تعلیم حاصل کی۔ اسامہ کا چیف ایمن الظواہری ایک جنرل سرجن تھے۔

سے تعلق رکھنے والے کارکن سید قطب
جنہوں نے غیر مقلدین کے خلاف تشدد کو جائز
قرار دیا۔ اور سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کیلئے
بنیاد پرستانہ کاروائی کرنے پر زور دیا۔ سید
قطب کی بنیاد پرست تعلیم مراکش سے انڈونیشیا
اور دیگر بڑی یونیورسٹیوں میں پر مواد
بڑھایا گیا۔ جس میں سرمایہ داری یا کمیونزم
جیسے غیر اسلامی نظاموں کی حکومت کرنے
والے کو کافر قرار دیا گیا۔
سوویت یونین کی
افغانستان کے خلاف جنگ کے دوران پاکستان
میں 1000 سے زائد مدارس میں طالبعلموں کو
جنگ کیلئے تیار کیا گیا اور ماسکو کے خلاف
لڑنے کیلئے ترغیب دی گئی۔ جس کے نتیجے میں
تحریک طالبان پاکستان نے جنم لیا اور ملک میں
حملے کرنے شروع کر دیئے۔ دہشت گردی
کا براہ راست تعلق انتہا پسندی سے ہے۔ اور
ناقص حکمرانی انتہا پسندی کی وجہ بنتی ہے

-۳-

تعلیم میں پیچھے رہنا:

محترمہ بینظیر بھٹو اپنی
کتاب میں لکھتی ہیں۔ "اسلام کی پہلی نسلوں نے
علم اور دولت پیدا کی جس نے مسلمانوں کو دنیا
کے بیشتر حصوں پر حکمرانی کرنے کا اختیار
دیا۔ لیکن اب دنیا کے نصف مسلمان ناخواندہ ہیں"
یونان کے ۱۵ ملین لوگ پورے عرب سے زیادہ
کتابیں خریدتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنی کتاب
میں مزید لکھتی ہیں OTC کے ستاون مسلم ممالک
ہیں اور اس میں سے تقریباً ۵۰۰ یونیورسٹیاں ہیں
جبکہ امریکہ میں ۵۰۰۰ یونیو

-۴

مسلم ممالک کی کمزور معاشی حالت:

زیادہ تر
مسلم ممالک معاشی طور پر کمزور ہیں مثال کے
طور پر او آئی سی ممالک کی کل تجارت ملک
چین سے کم ہے۔ امریکہ کی فی کس آمدنی
جبکہ مسلم ممالک کی اوسط فی کس آمدنی کم ہے۔
سعودی عرب جیسے کچھ عرب ممالک تیل کی
آمدنی کیوجہ سے معاشی طور پر مضبوط ہیں۔ تیل کی
آمدنی صنعت کاری پر خرچ کرنے کی بجائے
افغانستان میں ایران کا اثر و رسوخ کم کرنے
پر بےتحاشہ خرچ کیا جا رہا ہے۔

CamScanner